رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے — عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا — اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک کے سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (الہام مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد ۶ | ۲۲ فروری سنہ ۱۹۱۹ء | شنبہ | ۲۰ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۳۷ھ | نمبر ۶۴

مدینۃ المسیح

علمائے دیوبند کے اشتہار نمبر ۴ کا جواب ہماری طرف سے بعنوان "علمائے دیوبند کے عذرات کا خاتمہ" اسی اخبار کے صفحات ۳ تا ۷ پر ملاحظہ کیجئے۔ یہ مضمون علیحدہ بصورت اشتہار چھپ چکا ہے۔ احباب دفتر ناظر تالیف و اشاعت قادیان سے منگوا سکتے ہیں۔

اس مضمون میں علمائے دیوبند کے تمام عذرات کا خاتمہ کرکے ان کے سامنے شرائط مباہلہ پیش کر دیئے گئے ہیں۔ امید ہے۔ کہ علمائے دیوبند اب تمام عذرات کو چھوڑ کر فیصلہ کی طرف قدم اٹھائیں گے۔

موسم نہایت خوشگوار ہے صبح کو قدرے سردی دوپہر کو تیز دھوپ ہوتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی لاہور میں

خطبہ جمعہ ۱۴۔ فروری کو مکرم میاں چراغ دین صاحب کے مکان کے سامنے باغ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ جمعہ سورۃ العصر کی تلاوت فرما کر پڑھا۔ جس میں اپنی جماعت کو تبلیغ احمدیت کی طرف خاص طور پر متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اس وقت ان فرائض کا ذکر نہیں کرونگا جن کے بغیر کوئی انسان مومن ہی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ان کا ذکر کرتا ہوں۔ جو ان لوگوں پر عائد ہوتے ہیں۔ جو مومن ہو چکے ہیں۔ ان سے میں پوچھتا ہوں۔ کہ وہ خدا کی جس فوج میں داخل ہو چکے ہیں۔ اس کے فرائض ادا کر رہے ہیں یا نہیں۔ اس وقت ان کا سب سے بڑا فرض شیطان کے حملہ کو روکنا ہے۔ جو اسلام پر ہو رہا ہے۔ اس کے لئے انہیں ہر طرح کوشش کرنی چاہئے۔ قلم سے زبان سے مال سے وقت سے۔

یہ خطبہ قلمبند کر لیا گیا ہے۔ جو انشاء اللہ جلد چھپ جائیگا۔

بعد نماز جمعہ اعلان کیا گیا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اسی وقت اسی مقام پر ۱۶ تاریخ بروز آتوار تقریر فرمائینگے۔

جماعت لاہور کے متعلق تقریر آتوار کو چونکہ سارا دن بارش ہوتی رہی۔ اس لئے باغ میں تقریر کا انتظام نہ ہو سکا۔ تو جناب میاں چراغ دین صاحب کے مکان پر تقریر ہوئی۔ اگرچہ بارش تھی۔ لیکن بہت سے

احباب جمع ہو گئے - فیروز پور گوجرانوالہ - امرتسر اور لاہور چھاؤنی سے بھی کئی احباب تشریف لے آئے اور حضور نے بعد نماز ظہر ۱½ گھنٹہ تقریر فرمائی - تقریر اگرچہ خاص جماعت احمدیہ لاہور کو مخاطب کر کے فرمائی گئی تھی لیکن ایسے حقائق اور معارف سے پر تھی کہ ہماری جماعت کا ہر ایک فرد اس سے بہت بڑے فوائد حاصل کر سکتا ہے - یہ تقریر بھی قلمبند کر لی گئی ہے - اور انشاء اللہ بہت جلد شائع کرنے کے لئے بھیجی جائیگی -

کالجئیٹوں کے لئے تقریر - اسی دن بعد نماز مغرب حضور نے مختلف کالجوں کے طلباء کے لئے احمدیہ ہوسٹل میں دو گھنٹے کے قریب تقریر فرمائی - طلباء کی ایک خاصی تعداد جمع تھی اُن میں بہت زیادہ حصہ غیر احمدی طلباء کا تھا اس جلسہ کا انتظام احمدی طلباء نے بہت عمدگی کے ساتھ کیا - اور اگرچہ انھیں بہت تھوڑا وقت ملا - اور پھر سارا دن بارش ہوتی رہی - تاہم انھوں نے ایک رونق جلسہ بنالیا - حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ بیان کرتے ہوئے کہ ہر قوم کی ترقی اس کے نوجوانوں پر منحصر ہے ان بواعث کا ذکر کیا - جو طلباء کو دین سے بے بہرہ رکھتے ہیں - اور انھیں دینی واقفیت حاصل کرنے کی خاص طور پر تاکید فرمائی - نیز احمدی طلباء کو اسلام کا سچا نمونہ بننے کی تلقین کی تاکہ وہ اسلام کے مجسم اشتہار بن سکیں - اور ان کے عبادات - اخلاق - اور احکام دین پر عمل سے ظاہر ہو کہ وہ سچے مومن ہیں اس کے ساتھ ہی انھیں اس صداقت اور حق کو ان لوگوں تک پہنچانیکا حکم فرمایا جو اس سے محروم ہیں -

اس تقریر سے نوجوان نہایت موثر ہوتے اور امید ہے - خدا تعالےٰ اس کے خوشگوار نتایج پیدا کریگا

حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت - اس دن اگرچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی قریباً سارا ہی دن تقریر فرماتے رہے - کیونکہ مذکورہ بالا تقریروں کے علاوہ جو ... حضور ... سے ... لیکر ایک بجے تک

احباب لاہور کو مقامی انتظامات کے متعلق ہدایات فرماتے رہے - لیکن خدا کے فضل و کرم سے طبیعت اچھی رہی - اور حضور نے فرمایا کہ آج اس قدر بولنے سے کسی قدر سینہ میں درد ہوا - اس کے سوا اور کوئی تکلیف نہیں ہوئی -

اس دن صبح کو لاہور کے مشہور و معروف ڈاکٹر جناب بال کشن کالی رائے آئے - حضور نے ان سے ملنے کے لئے وقت مقرر کرنے کے واسطے جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کو ان کے مکان پر بھیجا تھا - جس کے جواب میں انھوں نے کہا کہ میں خود وہاں چلتا ہوں جناب مرزا صاحب کو یہاں آنے کے لئے تکلیف فرمانے کی ضرورت نہیں - چنانچہ وہ آئے - اور دیر تک تشخیص کرتے رہے - اور فیس پیش کرنے پر فرمایا - کہ میں ایسے روحانی پیشوا سے فیس نہیں لے سکتا -

ہم جناب ڈاکٹر صاحب کے اس حسن اخلاق کی خاص تعریف کرتے - اور ان کے شکرگذار ہیں

دو پروفیسروں سے گفتگو - ۱۷ تاریخ کو حضور سے بعد نماز ظہر عصر تک اسلامیہ کالج کے انگریزی کے پروفیسر صاحب اور بعد مغرب کے بعد بہت دیر تک اس کالج کے تاریخ کے پروفیسر صاحب کی گفتگو سیاسی معاملات کے متعلق تھی - اور دوسرے پروفیسر صاحب خاتم النبیین کے متعلق دریافت کرتے رہے یہ گفتگو انشاء اللہ مفصل بھیجی جائیگی -

خاکسار غلام نبی - از لاہور - ۱۸ - فروری ۱۹۱۹ء

بعد کے خط سے معلوم ہوا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کی ایک پبلک تقریر لاہور کے مشہور لیکچر گاہ بریڈلا ہال میں مورخہ ۲۳ - فروری ۱۹۱۹ء کو ہوگی

اخبار احمدیہ

ولادت ماسٹر رحیم بخش صاحب ایم - اے - کے ہاں اہلیہ اول کے بطن سے لڑکا متولد ہوا ہے - اللہ تعالیٰ مبارک کرے -

درخواست دعا منشی علی محمد صاحب مدرس گڑھ سکندر ایک ابتلا میں ہیں - برادر میاں شریف احمد صاحب ریلیونگ سٹیشن ماسٹر فیروز پور کے پاؤں پر اپریشن کیا گیا ہے - ان کی صحت کے لئے - میاں محمد دین صاحب رنگپورہ نے اپنے اعزا غیر احمدیوں کی ہدایت کے لئے درخواست دعا کی ہے - احباب سب کے لئے دعا فرمائیں -

نماز جنازہ میاں ابراہیم صاحب سکنہ شادیوال قادیان میں ۱۸ - فروری کو فوت ہو گئے ہیں - انا للہ و انا الیہ راجعون - احباب نماز جنازہ غائب پڑھیں -

احمدی حجام علاقہ ریاست پٹیالہ میں ایک حجام احمدی ہے - بوجہ احمدیت کے اس کا اپنے کنبہ برادری کے لوگوں سے رشتہ ناطہ بند ہو گیا ہے - اس کے ہاں ایک لڑکا اور ایک لڑکی قابل نکاح ہیں - اگر کوئی احمدی حجام ان رشتوں کے خواہاں ہوں تو منشی شیخ عبدالرحیم صاحب دفتر تشحیذ قادیان سے خط و کتابت کریں -

---

حضرت خلیفۃ المسیح کا لیکچر لاہور میں

حال لیکچر کے متعلق دعوتی خطوط انگریزی زبان میں چودھری ظفر اللہ صاحب بیرسٹر ایٹ لا و میاں محمد شریف صاحب بی - اے پلیڈر چیف کورٹ پنجاب - لاہور کی طرف سے شرفاء لاہور کے نام اس مضمون کے لکھے گئے ہیں:۔ "جناب من - صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رئیس قادیان و امام جماعت احمدیہ کا ایک لیکچر اردو میں "اسلام اور تعلقات بین الاقوام" بریڈلا ہال میں بروز اتوار مورخہ ۲۳ - فروری بوقت ۳ بجے شام ہوگا - آپ تشریف لاکر مشکور فرماویں گے۔" اسکے علاوہ دیواروں پر چسپاں کرنے کے لئے علیحدہ انگریزی و اردو میں اشتہارات شائع کئے گئے -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۲۲ - فروری ۱۹۱۹ء

علمائے دیوبند کے عذرات کا خاتمہ
اور
ہماری طرف سے شرائط مباہلہ کا فیصلہ

علمائے دیوبند کو ہمارے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی طرف سے ۱۹ - جنوری ۱۹۱۸ء کے اخبار الفضل میں جو یہ دعوت مباہلہ دی گئی تھی۔ کہ

"اگر علمائے دیوبند یا علمائے فرنگی محل مباہلہ کے لئے تیار ہوں تو میں (امام جماعت احمدیہ) بغیر ان دونوں شرطوں کے صرف ان کی تحریر پر ان سے مباہلہ کرنے کو تیار ہوں"

اور جب پر علمائے دیوبند نے خاموشی اختیار کر رکھی تھی۔ اسی کی یاددہانی ہم نے انھیں اس موقعہ پر کرائی جبکہ ان کی طرف سے ان کے اس مخالف فریق کو دعوت مباہلہ دی گئی۔ جو ان پر مولوی محمود حسن صاحب کی نسبت مخبری کا الزام لگاتا تھا۔ چنانچہ ہم نے لکھا کہ

"جب علمائے دیوبند چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے مباہلہ کو تیار ہیں۔ تو کیوں اس امر کے بارے میں مباہلہ نہیں کرتے۔ جس پر آخرت کی نجات کا دارومدار ہے۔ خدا کا برگزیدہ نبی مرزا غلام احمد مبعوث ہوا۔ اور اس نے تمام ہندوستان کے علما اور سجادہ نشینوں کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ مگر کوئی مقابل پر نہ آیا حتیٰ کہ علمائے دیوبند بھی خموش رہے اور یوں خدا کے مسیح کی صداقت پر مہر کر دی گئی"

اس پر بھی جب کئی ماہ تک علمائے دیوبند کی طرف سے کوئی آواز نہ اٹھی۔ تو ہم نے "مباہلہ کی طرف آیئے" کے عنوان سے ۱۰ - ستمبر ۱۹۱۸ء کے "الفضل میں ایک مضمون لکھتے ہوئے علمائے دیوبند کو اسی دعوت مباہلہ کی طرف پھر توجہ دلائی۔ اور یہ پرچہ ان کی خدمت میں بھیج دیا۔ علاوہ ازیں اسی مضمون کو انجمن احمدیہ میرٹھ نے بشکل اشتہار شائع کر کے دیوبند اور سہارنپور وغیرہ میں عام طور پر تقسیم کرایا۔ اس کے بعد مولوی عبد السمیع صاحب مدرس مدرسہ دیوبند نے "کیا قادیان کی مرکزی جماعت ہم سے مباہلہ کریگی" کے عنوان سے ایک اشتہار شائع کیا۔ جس میں ایڈیٹر الفضل سے دریافت کیا گیا کہ ۱۰ - ستمبر ۱۹۱۸ء کے الفضل میں علمائے دیوبند کو جو دعوت مباہلہ دی گئی ہے۔ وہ کس کی طرف سے ہے۔ اس استفسار کے جواب میں ہم نے علمائے دیوبند کو ایک مطبوعہ اشتہار مورخہ ۱۶ - جنوری ۱۹۱۹ء کے ذریعہ اطلاع دیدی کہ

"اس (دعوت مباہلہ) کا ذمہ دار وہی ہے جس نے عرصہ ہوا آپ سے مباہلہ کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا تھا۔ اور جو جماعت احمدیہ کا واجب الاطاعت امام ہے"

اس کے جواب میں علمائے دیوبند کا فرض تھا۔ کہ اپنے کسی قائم مقام کے ذریعہ مباہلہ کی دعوت کی منظوری کا اعلان کرتے۔ لیکن انھوں نے ایسا نہ کیا اور مولوی عبد السمیع صاحب مذکور نے ادھر ادھر کی غیر متعلق باتیں داخل کر کے اصل معاملہ کو بے فائدہ طول دینا شروع کر دیا۔ ایسی صورت میں ہم نے مناسب سمجھا کہ علمائے دیوبند کو ایک بار اور اصل امر کی طرف توجہ دلائیں۔ چنانچہ ہم نے اپنے اشتہار نمبر پانچ میں انھیں مخاطب کرتے ہوئے لکھا کہ

"علمائے دیوبند کو چاہئے۔ کہ جماعت احمدیہ کے امام کی دعوت مباہلہ کا جواب دینے کے لئے پہلے اپنے کسی قائم مقام کا انتخاب کریں جس کا ساختہ پرداختہ شروع سے لے کر آخیر تک ہر امر میں انھیں منظور ہو۔ اس کی طرف سے امام جماعت احمدیہ کی دعوت مباہلہ کی منظوری یا عدم منظوری کا اعلان کرائیں۔ تاکہ معلوم ہو سکے۔ کہ علمائے دیوبند مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔ یا نہیں۔ اور اگر تیار ہوں تو وہ شرائط پیش کریں۔ جن کے مطابق مباہلہ کرنا چاہتے ہیں"

جس امر کی طرف ان الفاظ میں توجہ دلائی گئی تھی۔ اس کا پورا کرنا علمائے دیوبند کے لئے نہایت ضروری اور اہم تھا۔ تاکہ آئندہ جو کارروائی ہوتی۔ وہ مؤثر اور نتیجہ خیز ثابت ہو سکتی۔ اور کسی فریق کو گریز کی گنجائش نہ رہتی۔ لیکن اس کے جواب میں مولوی عبد السمیع صاحب کی طرف سے۔ جو اشتہار شائع ہوا ہے۔ اس میں اس کے متعلق یہ عذر پیش کیا گیا ہے۔ کہ ہماری طرف سے جو پہلا مضمون ۱۰ - ستمبر ۱۹۱۸ء کے الفضل میں شائع ہوا تھا۔ اس میں

یہ ہدایت نہ کی گئی تھی کہ علمائے دیوبند کو چاہئے۔کہ وہ اپنا قائم مقام منتخب کریں۔ معلوم نہیں ایسی کچی بات کیوں پیش کی گئی ہے۔کیا سب سے پہلا اشتہار جو ہماری طرف سے "کیا علمائے دیوبند مجھسے مباہلہ کریں گے" کے زیر عنوان شائع ہوا تھا۔ اس میں علمائے دیوبند کو مخاطب کرتے ہوئے صاف الفاظ میں یہ نہیں لکھا گیا تھا کہ

"ان (علمائے دیوبند) کا کوئی زعیم اپنے دلائل جو ہماری تردید میں رکھتا ہے سنائے اور پھر ہمارا جواب سنے"

ان الفاظ سے صاف ظاہر ہے۔کہ ہم نے علمائے دیوبند سے ابتداء میں ہی اپنا کوئی وکیل پیش کرنیکا مطالبہ کیا تھا۔پھر اس کے بعد دوسرے اشتہار میں جو علمائے دیوبند کی مہر سکوت توڑنے کے لئے "مباہلہ کی طرف آیئے" کے عنوان سے شائع ہوا تھا۔اس میں ہم نے یہ الفاظ لکھے تھے۔کہ

"علمائے دیوبند وغیرہ جو ہمارے مخاطب اول تھے۔ ملکر اپنے میں سے جس کو چاہیں اپنا قائم مقام قرار دیں۔اور اسکی کامیابی یا ناکامی کو اپنی کامیابی یا ناکامی کا اعلان کرکے پیش کریں"

اور یہی وہ اشتہار ہے جس کے بعد مولوی عبدالسمیع صاحب کو ہم سے یہ دریافت کرنیکا خیال پیدا ہوا کہ "کیا قادیان کی مرکزی جماعت ہم سے مباہلہ کریگی"۔ لیکن مولوی عبدالسمیع صاحب کے ان دونوں اشتہار کے بعد جبکہ ہم نے اشتہار نمبر ۵ میں انھیں پھر اس امر کی طرف توجہ دلائی۔جو سب سے پہلے اشتہارات میں ہماری طرف سے پیش ہو چکا تھا۔تو چلانے لگے کہ علمائے دیوبند کی طرف سے صرف قائم مقام ہی تجویز ہو جاتا۔مولوی عبدالسمیع صاحب لکھتے ہیں۔کہ ہم سے یہ مطالبہ پہلے کیا ہی نہیں گیا۔حالانکہ مذکورہ بالا اقتباسات سے جو ہم نے اپنے دونوں اشتہاروں سے درج کئے ہیں۔اور جن کے بعد مولوی عبدالسمیع صاحب بولے ہیں صاف ظاہر ہو رہا ہے۔کہ جس وقت ہم نے علمائے دیوبند کو دعوت مباہلہ کی یاد دہانی کرائی تھی۔اسی وقت انھیں اپنا وکیل اور قائم مقام پیش کرنے کی ہدایت کردی گئی تھی۔

دوسرا عذر ہمارے اس مطالبہ کے متعلق یہ پیش کیا گیا ہے کہ ایڈیٹر الفضل نے مولوی عبدالسمیع صاحب کے اس اشتہار کے جواب میں جس میں اس سے یہ دریافت کیا گیا تھا کہ "کیا قادیان کی مرکزی جماعت ہم (علمائے دیوبند) سے مباہلہ کریگی"، یہ نہیں لکھا گیا تھا کہ علمائے دیوبند اپنا کوئی قائم مقام تجویز کریں۔اور نہ یہ لکھا گیا تھا کہ "علمائے دیوبند کو چاہئے کہ وہ اب براہ راست خود مرزا محمود صاحب سے خطاب کریں"۔

یہ عذر بھی صحیح نہیں ہے۔کیونکہ مولوی عبدالسمیع صاحب نے جو بات ہم سے اپنے پہلے اشتہار میں دریافت کی تھی۔اسوقت ہم کو اسی کا جواب دینا چاہئے تھا۔انھوں نے ہم سے پوچھا تھا کہ

"مرزائی جماعت سے عموماً۔اور اخبار الفضل سے خصوصاً کہا جاتا ہے۔کہ یہ مضمون۔ جو اخبار الفضل میں مرکزی جماعت کو مخاطب کرکے لکھا گیا ہے۔اس کا ذمہ دار اور مباہلہ کی دعوت دینے والا کون ہے"

پھر اس کے ساتھ ہی۔انھوں نے یہ تحریر کیا تھا کہ:۔

"مرکزی حیثیت سے ایسی تحریر ہمارے پاس آنی چاہئے۔جس کے بعد اسی کے اندر سے علمائے دیوبند کی طرف سے اطمینان بخش جواب بھیجا جائیگا"

ان کی اس درخواست کے مطابق ہم نے ان دونوں باتوں کا یہ جواب دیا تھا کہ "اس (دعوت مباہلہ) کا ذمہ وار وہی ہے۔جس نے عرصہ ہوا آپ سے مباہلہ کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا تھا۔اور جو جماعت احمدیہ کا واجب الاطاعت امام ہے"

اور امام جماعت احمدیہ کی اصل تحریر بھی پیش کردی گئی تھی۔جو اوپر درج ہو چکی ہے۔ ہمارے اس جواب کے پہنچنے کے بعد چونکہ مولوی عبدالسمیع صاحب کا اپنے شائع کردہ اقرار کے بموجب فرض تھا کہ آئندہ جو اشتہار ... شائع کرتے وہ علمائے دیوبند کی تصدیق اور ان کی قائم مقامی کی حیثیت سے شائع کرتے۔اس لئے ہم نے اپنے اس جواب میں علمائے دیوبند کی قائم مقامی کا مکرر مطالبہ کرنے کی ضرورت نہ سمجھی۔لیکن افسوس کہ مولوی عبدالسمیع صاحب اپنے دعاوی پر قائم نہ رہے۔اور نہ صرف قائم ہی نہ رہے۔بلکہ الٹا ہم پر یہ الزام لگاتے ہیں۔کہ ہم نے اپنے اشتہار نمبر ۵ مورخہ ۴۔فروری ۱۹۱۹ء سے پہلے علمائے دیوبند سے یہ مطالبہ کیا ہی نہیں۔کہ آپ اپنا کوئی قائم مقام مقرر کریں۔حالانکہ ہم بتا چکے ہیں کہ علمائے دیوبند سے ہمارا یہ مطالبہ ابتداء سے قائم ہے۔مولوی عبدالسمیع صاحب ٹھنڈے دل سے غور فرماویں۔کہ ہماری طرف سے دعوت مباہلہ کے متعلق تحریر پہنچنے پر جب آپ نے خود مرکزی حیثیت سے اس کا جواب علمائے دیوبند کی طرف سے بھیجنے کا اقرار کر لیا تھا۔تو پھر ہمیں اس بات کا بار بار اعادہ کرنیکی ضرورت ہی کیا تھی۔ہاں جب آپ اس پر قائم نہ رہے اور معاملہ کو بے فائدہ طول دینا شروع کر دیا۔تو ہم نے باسانی کسی فیصلہ تک پہنچنے کے لئے ضروری سمجھا۔کہ علمائے دیوبند سے پھر قائم مقامی کا مطالبہ کریں۔اور انھیں توجہ دلائیں کہ جب امام جماعت احمدیہ کی طرف سے آپ کو دعوت مباہلہ پہنچ چکی ہے۔تو آپ کو چاہئے کہ اس کا جواب دینے کے لئے اپنے کسی قائم مقام کا انتخاب کریں۔اسی بناء پر ہم نے علمائے دیوبند کو اپنا کوئی قائم مقام منتخب کرنے کی طرف پھر توجہ دلائی تھی۔نہ کہ کوئی نیا مطالبہ پیش کیا تھا۔پس مولوی عبدالسمیع صاحب کو یہ بے فائدہ بحث چھیڑ کر وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے تھا۔لیکن افسوس شروع سے لیکر اب تک ان کا طرز عمل یہی ہے۔

ہم نے اپنے آخری اشتہار میں علمائے دیوبند کی طرف سے کسی قائم مقام کے مقرر ہونے کی ضرورت کا اظہار کرتے ہوئے لکھا تھا کہ

"ہماری طرف سے علمائے دیوبند کو جس دعوت مباہلہ کی طرف توجہ دلائی گئی تھی وہ چونکہ امام جماعت احمدیہ کی ہی دعوت مباہلہ تھی۔جیسا کہ ہم آپ کی اصل تحریر بھی علمائے دیوبند کے سامنے پیش کر چکے ہیں۔اس لئے اس کا جواب دینے کے لئے علمائے دیوبند میں سے کسی ایسے ہی شخص کو سامنے آنا چاہئے۔جس کو وہ متفقہ طور پر اپنا قائم مقام منتخب کرکے اس معاملہ کے تصفیہ کا اختیار دیں۔اور ان صاحب کو براہ راست ہمارے امام کو مخاطب کرنا چاہئے۔ورنہ کسی ایسے شخص کو امام جماعت احمدیہ مخاطب کرنے کے قابل

نہیں سمجھینگے - جو علمائے دیوبند کا قائم مقام نہ ہو - اور جس کے قائم مقام ہونے کی علمائے دیوبند تصدیق نہ کریں -"

اس تحریر کا صاف اور واضح مطلب یہ تھا کہ - تمام جماعت احمدیہ کا حقیقی قائم مقام امام جماعت احمدیہ ہے علمائے دیوبند کو چاہیے - کہ وہ بھی اپنا کوئی قائم مقام مقرر کریں مگر نہایت افسوس ہے کہ اس صاف اور سیدھی بات کو چھوڑ کر مولوی عبد السمیع صاحب ایک بالکل الٹا نتیجہ نکالتے ہوئے اپنے تازہ اشتہار میں لکھتے ہیں - کہ الفضل مورخہ ۱۰ - اکتوبر کے پرچہ میں علمائے دیوبند کو دعوت مباہلہ کی یاد دہانی کے طور پر جو مضمون شائع کیا گیا تھا وہ

"جماعت قادیان کی وکالت مطلقہ کا پہلو لئے ہوئے تھا"

اور

" ایڈیٹر الفضل - ۱۰ - ستمبر سے لیکر ۴ - فروری تک مناظرہ اور مباہلہ کی کل ذمہ داری جماعت قادیان کے قائم مقام کی صورت میں زور شور کے ساتھ اپنے سر لئے رہے حتیٰ کہ مرزا صاحب کی جانب سے بھی لوگوں کو پرانی باتیں یاد دلا کر مطمئن بنانا چاہتے تھے - لیکن وہ اس بات پر قادر نہیں ہیں - کہ ہمارے اسقدر تقاضے کے بعد بھی خود مرزا صاحب کی کوئی تحریر لیکر شائع کردیں بلکہ ہوشیاری کے ساتھ اپنی پچھلی کارروائی سے جو انجام ناشناسی کی بنا پر ہوگئی تھی خود بیچ کر مرزا صاحب کے سر ڈالنا چاہتے ہیں - اسی لئے ہمکو اشارہ ہوا ہے کہ ہم خود براہ راست مرزا صاحب کو ابھاریں"

گو ہماری کسی تحریر سے یہ مفہوم نہیں نکل سکتا - لیکن اگر بفرض محال ہماری تحریر کا یہی مطلب ہے - جو مشتہر صاحب نے بیان کیا ہے - تو اس میں انکا نقصان ہی کیا ہے - جب وہ باوجود ہماری طرف سے بار بار حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی دعوت مباہلہ آپ ہی کے الفاظ میں پیش کرنے کے آپ پر سکوت کا الزام لگانے سے باز نہیں آتے - تو انہیں خوش ہونا چاہیے تھا کہ اب ہم نے ساری ذمہ داری اپنے امام کے ذمہ لگا دی ہے جنہیں بقول ان کے "ستر سکوت" اختیار کئے ہوئے ہیں - تو خطرہ ہی کونسا ہے - اور ڈر ہی کس بات کا ہے - کہ علمائے دیوبند بالمقابل نہیں آتے - اس کے علاوہ ہم مولوی عبد السمیع صاحب سے یہ دریافت کرنیکا حق رکھتے ہیں - کہ اگر آپ کے نزدیک الفضل کا پہلا مضمون "جماعت قادیان کی وکالت مطلقہ کا پہلو لئے ہوئے تھا" تو پھر آپ نے اسی مضمون کے متعلق ایڈیٹر الفضل سے یہ کیوں دریافت فرمایا تھا کہ

" یہ مضمون جو اخبار الفضل میں مرکزی جماعت کو مخاطب کر کے لکھا گیا ہے - اس کا ذمہ وار اور مباہلہ کی دعوت دینے والا کون ہے - آیا مرزائی جماعت کے مرکز کی طرف سے اور مرزا محمود صاحب جانشین مرزا صاحب کی طرف سے یہ اعلان ہے یا صرف الفضل کے ایڈیٹر اور بعض غیر معتدبہ افراد کی طرف سے "

کیا ان الفاظ سے صاف ظاہر نہیں ہو رہا - کہ جس مضمون کے لفظ لفظ کے متعلق اب آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ "جماعت قادیان کی وکالت مطلقہ کا پہلو لئے ہوئے تھا" اسی کو پہلے آپ نے غیر ذمہ دارانہ قرار دیا تھا - اور ایڈیٹر الفضل کو غیر معتدبہ افراد میں شامل کر کے یہ دکھانا چاہا تھا - کہ اس مضمون کے لکھنے والا جماعت قادیان کی وکالت مطلقہ نہیں کر رہا - جو بالکل ٹھیک تھا - لیکن اب آپ اسی مضمون کی بنا پر ایڈیٹر الفضل کو جماعت احمدیہ کا وکیل مطلق قرار دے رہے ہیں - آپ ہی فرمایئے - آپکی پہلی تحریر کو درست سمجھا جائے - یا اسکو پھر اگر ۱۰ - ستمبر سے لیکر ۴ - فروری تک مباہلہ کی کارروائی کی کل ذمہ داری ایڈیٹر الفضل ہی کی آپ سمجھتے تھے اور اسی کو جماعت احمدیہ کا قائم مقام یقین کئے ہوئے تھے تو جماعت احمدیہ کے امام پر آپ کس منہ سے اپنے ہر اشتہار میں سکوت اور خموشی کا الزام لگاتے رہے - جب ایڈیٹر الفضل آپکے نزدیک جماعت احمدیہ کا قائم مقام تھا - اور وہ آپ کے ہر اشتہار کا فوراً جواب دیتا رہا ہے تو آپ کو اور کیا چاہیے تھا - کاش آپ ہمارے متعلق لکھتے ہوئے اپنی پہلی تحریروں کو پڑھ لیا کریں - تا اس قسم کی مضحکہ خیز باتیں نہ لکھا کریں - اب آپ اس بات کو یاد رکھیں کہ ایڈیٹر الفضل نے جو کچھ لکھا - وہ اس سوال کے متعلق تھا - جو آپنے اس سے دریافت کیا تھا - ورنہ مباہلہ کے ذمہ وار جیسا کہ آپ کو اطلاع دیجا چکی ہے پہلے بھی امام جماعت احمدیہ ہی تھے - اور اب بھی آپ ہی ہیں -

اس جگہ ہم اس بات کا ذکر کر دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں - کہ آپنے اپنے آخری اشتہار میں حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت کے متعلق جو اعتراضات پیش کر کے ایک نئی بحث کی طرح ڈالی ہے - اس سے یہی اندیشہ پیدا ہوتا ہے - کہ آپ مباہلہ کی گفتگو کو تکمیل تک پہنچانے سے پہلو تہی کر رہے ہیں - کیونکہ جب مباہلہ کے ذریعہ ان تمام باتوں کا فیصلہ ہو جائیگا - جو ہم میں اور آپ میں متنازعہ فیہا ہیں - اور اس خدا کی طرف سے ہوگا جس کے فیصلہ میں کسی کو چون و چرا کی گنجائش نہیں - تو پھر ان کو پیش کرنیکی ضرورت ہی کیا باقی رہجاتی ہے - پس ہم اس موقعہ پر ان اعتراضات سے قطع نظر کرتے ہوئے آپ سے یہی گذارش کرتے ہیں - کہ مباہلہ کی کارروائی کو تکمیل تک پہنچانے کی طرف آیئے - باقی رہی آپ کی یہ تحریر - کہ

" علمائے دیوبند کہتے ہیں - کہ ہمارے پاس آپ (امام جماعت احمدیہ) کی تحریری دعوت نہیں پہنچی - اسی کو اب بطور اتمام حجت بذریعہ رجسٹری بھیجدیں - اس کے بعد ان کو اور آپ کو اندازہ ہو جائیگا کہ علمائے دیوبند اس کے جواب کے واسطے مستعد ہیں "

اگرچہ یہ بات بالکل تحصیل حاصل ہے - کیونکہ جب پیشتر ازیں ایک بار نہیں بلکہ متعدد بار مذکورہ بالا پرچہ میں جو دعوت مباہلہ درج ہے اسی کو ہم اصل الفاظ میں نقل بھی شائع کر چکے ہیں - تو پھر پرچہ کو بذریعہ رجسٹری طلب کرنے کے کیا معنی - لیکن چونکہ ہم صدق دل سے چاہتے ہیں کہ علمائے دیوبند سے مباہلہ ہو جائے اس لئے اس اشتہار کے ساتھ ہی مذکورہ بالا پرچہ اپنے امام کی ہدایت کے ماتحت بذریعہ رجسٹری مولوی محمد احمد صاحب مہتمم مدرسہ دیوبند کی خدمت میں بھیجتے ہیں اور دیکھیں گے کہ تمام وہ علمائے دیوبند جن کی تعریف بالفاظ مولوی عبد السمیع صاحب یہ ہے - کہ

" علمائے دیوبند اپنے مفہوم کے لحاظ سے ان تمام علما کو شامل ہیں - جن کا ہندوستان کے واحد مرکز دار العلوم سے تعلق ہے " (دیکھو اپنا پہلا اشتہار)

اب امام جماعت احمدیہ کی دعوت مباہلہ کا اپنے مسلمہ قائم مقام کے ذریعہ کیا جواب دیتے ہیں

اخیر میں ہم یہ لکھ دینا چاہتے ہیں کہ اگر مہتمم صاحب اور اول مدرس صاحب کی تصدیق سے آپ تمام ان علمائے دیوبند کے قائم مقام ٹھہر سکتے ہیں - جن کی تعریف اوپر نقل ہو چکی ہے تو خاکسار ایڈیٹر الفضل کی تحریروں کی تصدیق بھی امام جماعت احمدیہ کی طرف سے اس اشتہار کے آخر میں درج ہے اور ذیل میں آپکے حسب مطالبہ مباہلہ کے شرائط بھی پیش کئے جاتے ہیں :-

شرائط مباہلہ

(۱) ضروری ہوگا کہ تمام علمائے دیوبند اس مباہلہ میں شامل ہوں۔ اسی طرح امام جماعت احمدیہ بھی بذات خود اس مباہلہ میں شامل ہونگے جن کی شمولیت بوجہ اس کے کہ آپ جماعت احمدیہ کے پیشوا ہیں جماعت احمدیہ کی شمولیت سمجھی جائیگی۔ ہاں جائز ہوگا کہ جن احمدیوں کو امام جماعت احمدیہ مباہلہ میں شامل ہونے کی اجازت دیں۔ وہ شامل ہوسکیں۔

(۲) (الف) علمائے دیوبند کا قائم مقام کھڑے ہوکر حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت اور مسیحیت کے متعلق جو ثبوت اور دلائل حضرت مرزا صاحب اور آپ کی جماعت کی طرف سے پیش ہوچکے ہیں۔ ان کی تردید میں تقریر کریگا۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ کا مسلمہ قائم مقام اس کے خلاف تقریر کریگا۔ اگر اس کے بعد بھی علمائے دیوبند اپنے خیالات پر مصر ہوں تو اسی وقت اسی مقام پر حضرت مرزا صاحب کی مسیحیت اور نبوت پر فریقین میں مباہلہ ہوگا۔

(ب) اگر صورت (الف) علمائے دیوبند کو منظور نہ ہو تو پھر دوسری صورت یہ ہو کہ پہلے جماعت احمدیہ کا مسلمہ قائم مقام حضرت مرزا صاحب کے دعاوی اور ان کے دلائل علمائے دیوبند کے سامنے بیان کرے۔ اس کے بعد علمائے دیوبند کا مسلمہ قائم مقام ان دلائل کی تردید کرے جس کے بعد قائم مقام جماعت احمدیہ جواب دیگا۔ اگر اس کے بعد بھی علمائے دیوبند اپنے خیالات پر قائم رہیں۔ تو اسی وقت اسی مقام پر مباہلہ ہوگا۔ اور دونوں صورتوں میں وقت دعائے مباہلہ ایک گھنٹہ ہوگا۔

(ج) پہلی صورت میں مسلمہ قائم مقام علمائے دیوبند کو ہمارے دلائل کی تردید کرنے کے لئے تین گھنٹے دیئے جائیں گے۔ پھر دو گھنٹے مسلمہ قائم مقام جماعت احمدیہ کو دیئے جائیں گے۔ اور دوسری صورت میں پہلے تین گھنٹے جماعت احمدیہ کے مسلمہ قائم مقام کو دلائل بیان کرنے کے لئے دیئے جائیں گے۔ پھر دو گھنٹے مسلمہ قائم مقام علمائے دیوبند کو تردید کے لئے دیئے جائیں گے۔ اس کے بعد ایک گھنٹہ جواب کے لئے قائم مقام جماعت احمدیہ کو دیا جائے گا۔

(۳) یہ مباہلہ بشمول ان تقریروں کے کسی ایسے مقام پر ہوگا۔ جو دونوں فریق کے لئے مساوی ہوگا۔

(۴) مکان مباہلہ کے جو اخراجات ہونگے۔ وہ فریقین پر نصف نصف پڑیں گے

(۵) ضروری ہوگا۔ کہ قیام امن کے لئے سرکاری انتظام کرایا جائے۔ اور اگر اس کے بھی کچھ اخراجات ہوں۔ تو وہ بھی فریقین کو بہ حصہ مساوی ادا کرنے ہونگے۔

(۶) داخلہ مکان مباہلہ میں بذریعہ مصدقہ ٹکٹوں کے ہوگا۔ ٹکٹ مساوی تعداد میں دونوں فریق کر لیں گے۔ وہ جن جن لوگوں کو قابل اعتبار سمجھیں گے ان میں بطور خود تقسیم کریں گے۔ اور ہر فریق ان کی طرف سے اس کا ذمہ وار ہوگا۔ جن کو ٹکٹ دیکر داخل کریگا۔ ہمارے نزدیک ایک ایک ہزار ٹکٹ دونوں فریق کے لئے کافی ہے۔

(۷) مکان جس میں مباہلہ ہوگا۔ دو حصوں میں تقسیم کردیا جائیگا تاکہ ہر فریق کے آدمی بآسانی علیحدہ علیحدہ بیٹھ سکیں۔

(۸) امن قائم رکھنے کے لئے ایک ایک ناظم دونوں فریق میں سے اور ایک تیسرا ناظم جو کسی فریق سے تعلق نہ رکھتا ہو لیکن دونوں فریق کے اتفاق سے منتخب کیا گیا ہو۔ مقرر ہونگے۔ ان تینوں کا فرض ہوگا۔ کہ دونوں فریق سے طے شدہ شرائط کی پابندی کرائیں اگر کسی انتظامی امر میں فریقین کے ناظمین میں اختلاف ہو تو تیسرے ناظم کا فیصلہ تسلیم کیا جائیگا۔

(۹) کسی فریق کو حق نہیں ہوگا۔ کہ یہ کہہ سکے کہ تقریروں کے بعد مباہلہ کی ضرورت نہیں بلکہ اگر ایک فریق مباہلہ پر مصر ہو۔ تو دوسرے کو لازماً مباہلہ کرنا پڑیگا۔ سوائے اس حالت کے کہ وہ دوسرے فریق کے خیالات سے اتفاق کا اعلان کردے۔

(۱۰) تصفیہ شرائط کے معاً بعد علمائے دیوبند کو ان علماء کی فہرست معہ مفصل پتوں کے بھیجنی ہوگی جو ان کی طرف سے مباہلہ میں شریک ہونگے اور جب تک اس فہرست کا تصفیہ* نہ ہوگا اس وقت تک شرائط کی تکمیل نہ سمجھی جائیگی۔

(۱۱) ہر فریق دوسرے فریق کو یہ تحریر دیگا کہ اگر وہ بوقت معین مقام مقررہ پر نہ آیا۔ یا تقریروں کے بعد مباہلہ سے انکار کردیا (بجز اس کے کہ اپنے عقائد سے دست بردار ہونیکا اعلان کردے) تو وہ دوسرے فریق کو اس کے نقصان کے معاوضہ میں پانچ ہزار روپیہ ادا کریگا۔ صرف زعیم علمائے دیوبند کا وقت مقررہ پر پہنچ جانا کافی نہ ہوگا۔ اور انھیں ادائیگی حرجانہ سے بری نہیں کریگا۔ جب تک تمام وہ علماء حاضر نہوں جن کے نام تصفیہ شدہ فہرست میں درج ہوچکے ہوں

(۱۲) مکان مباہلہ اور دیگر انتظامات کیلئے ہر فریق اپنا ایک ایک وکیل مقرر کریگا اور وہ دونوں مل کر ان امور کا مناسب انتظام کریں گے۔

(۱۳) تصفیہ شرائط کے بعد ہر ایک فریق ان شرائط کی مصدقہ نقل دوسرے فریق کے حوالہ کریگا جس کے بعد کسی فریق کو طے شدہ شرائط میں کمی بیشی یا تغیر و تبدل کا اختیار نہ ہوگا۔

(۱۴) مباہلہ کے بعد فریقین کے مسلمہ قائم مقاموں کے دستخطوں سے وقوع مباہلہ کا اعلان معہ فہرست مباہلین اخبارات میں شائع کرانا ہوگا۔

(۱۵) اثر مباہلہ کے ظاہر ہونیکا یوم مباہلہ سے ایک سال کے عرصہ تک انتظار کیا جائیگا خواہ سال کے کسی حصہ میں ظاہر ہو اس سے قبل اور بعد کا کوئی واقعہ لائق حجت نہوگا۔

(۱۶) فریقین کے مسلمہ قائم مقاموں پر فرض ہوگا کہ اپنا نام شامل کرنا واجب ہوگا اور فریق کیلئے جائز

(۱۷) مذکورہ بالا شرائط کے تصفیہ پر ایک ماہ بعد کی کوئی تاریخ مباہلہ کیلئے مقرر کیجائیگی۔

امید ہے اب جبکہ ہم نے شرائط مباہلہ پیش کردیئے ہیں۔ علمائے دیوبند مباہلہ سے بچنے کے لئے کوئی نیا حیلہ پیش نہ کرینگے۔ اور بجائے پیچھے ہٹنے کے آگے قدم اٹھانیکی کوشش کرینگے۔

خاکسار غلام نبی ایڈیٹر الفضل قادیان دارالامان ضلع گورداسپور
۱۴ فروری ۱۹۱۹ء مطابق ۱۲ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۳۷ھ

ایڈیٹر الفضل نے جو کچھ اب تک علمائے دیوبند کے مقابلہ میں مباہلہ کے متعلق لکھا ہے مجھے اس سے اتفاق ہے۔

خاکسار مرزا محمود احمد۔ خلیفۃ المسیح الثانی۔

* [illegible]

بمبئی میں تبلیغ

ایک عامل صاحب کی ملاقات

ہم لوگ عصر کی نماز کیلئے صف بندی کر رہے تھے۔ کہ یکایک ایک صاحب تشریف لائے۔ اور کہنے لگے آپ لوگ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ ہم نے کہا کہ ہم لوگوں کا رُخ سیدھا قبلہ کی طرف ہے چونکہ مکان کا رُخ قبلہ کے مطابق نہیں۔ اس لئے آپ کو خلاف معلوم ہوتا ہے پھر کہنے لگے کہ مجھکو شک ہو گیا تھا۔ کہ شاید آپ لوگ قادیانی ہیں۔ اس لئے میں نے پوچھا کیونکہ بمبئی میں قادیانیوں کا بڑا زور ہے۔ یہ لوگ صرف علم کے زور سے لوگوں کو لاجواب کر دیتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں مرزا صاحب کا دعویٰ غلط ہے۔ ہم نے کہا کہ بحمداللہ ہم لوگ حقیقت میں قادیانی ہیں۔ میں بھی حضرت مرزا صاحب مسیح موعود اور مہدی مسعود کے متبعین میں سے ہوں۔ مرزا صاحب کے تمام دعاوی سچے ہیں۔ آپ لوگوں کی سمجھ نے دھوکا کھایا ہے۔ جیسا کہ ابھی آپکی نگاہ نے قبلہ کے نہ سمجھنے میں دھوکا کھایا تھا۔ آپ تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر جائیں۔ ابھی نماز سے فارغ ہو کر اس کی حقیقت بھی آپ کو سمجھا دیتے ہیں۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہم نے اس سے کہا کہ آپ نے کس طرح سمجھا کہ مرزا صاحب کا دعویٰ غلط ہے۔ کہنے لگے کہ چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں۔ وہ خود ہی دوبارہ آئیں گے اس لئے مرزا صاحب کبھی سچے نہیں ہو سکتے ہیں۔ ہم نے کہا کہ یہی پہلی غلطی آپ لوگوں کی ہے۔ کہ وہی اسرائیلی مسیح آسمان سے آئیگا۔ حالانکہ اس کی وفات ہو چکی۔ اور مانند دیگر انبیاء کے وہ قیامت ہی کے روز زندہ ہونگے۔ اس کے قبل ہرگز نہیں۔ پھر میں نے قرآن مجید کی آیتوں کو نکال نکال ان کو پڑھنے کے لئے دیا۔ جس کے بعد ان کو اقرار کرنا پڑا کہ واقعی عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے۔ پھر کہنے لگے کہ اچھا مسیح نے اور دیگر انبیاء نے تو بہت سے معجزات دکھائے تھے۔ مرزا صاحب نے کون کون سے معجزات دکھائے۔

پھر میں نے معجزہ اور اس کی ضرورت اور حقیقت اور معجزات کے اقسام ان کو بتلائے اور کہا کہ جتنی قسم کے معجزے ہو سکتے ہیں۔ سب حضرت مرزا صاحب نے دکھلائے ہیں۔ اور ان معجزوں میں سے ابھی ایک ہی قسم کا معجزہ پیش کیا تھا کہ کہنے لگے کہ لیکھرام اور ڈوئی وغیرہ کی موت کوئی معجزہ نہیں ہے۔ اس قسم کے معجزات تو میں بھی دکھا سکتا ہوں۔ اور مجھ میں عمل کے زور سے اس قدر طاقت ہے۔ کہ اتنی دیر میں ایک انسان کو ہلاک کر سکتا ہوں۔ جتنی دیر ایک کھٹمل کے مارنے میں لگتی ہے۔

میں نے کہا اچھا آپ اپنی تمام عملی طاقتوں کو مجھ پر صرف کریں۔ اور مجھکو ہلاک کریں۔ اگر آپ کے عمل کا کچھ بھی اثر مجھ پر نہ ہوا۔ تو آپ کو اقرار کرنا پڑیگا کہ یہ بھی حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا ایک معجزہ ہے۔ کہ اس کے ادنیٰ غلام پر کسی بڑے سے بڑے عامل کا عمل کچھ اثر نہیں کر سکتا ہے۔ کہنے لگے کہ کیا آپ کو ہمارے عامل ہونیکا یقین نہیں ہمارا عمل بمبئی میں مشہور ہے۔ اور میں بڑے بڑے کام کر دکھاتا ہوں جس کے ہزاروں گواہ ہیں۔ میں نے کہا کہ مجھے آپ کے عامل ہونیکا یقین ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے مجھے یہ بھی یقین ہے۔ کہ میں حق پر ہوں۔ اور حضرت مرزا صاحب کے سارے دعاوی برحق ہیں اس لئے دس منٹ تو کیا۔ قیامت تک بھی آپ کے عمل کا کچھ اثر مجھ پر نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر دعوے ہے تو عمل کر دکھائیں دیکھئے خدا کیسی ہماری حمایت کرتا ہے اور آپ کی عملی طاقت کیسی کمزور ثابت ہوتی ہے۔

(بقیہ تتمہ) خلیل احمد از بمبئی۔

احباب سالانہ جلسہ کے اخراجات کا انتظام کریں

سب احباب کیخدمت میں یہ التماس ہے کہ گذشتہ تین چار ماہ سے چندہ کی ترقی کی رفتار میں کچھ کمی ہو رہی ہے۔ اڑتالیس ہزار قرضہ کی ادائیگی کے لئے جو تحریک کیگئی تھی۔ اس پر گو ابتدا میں احباب نے کسیقدر توجہ کی تھی مگر وہ توجہ زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہی اور ماہ ستمبر کے بعد بہت کم چندے اس مد میں آئے اس خیال سے کہ دسمبر کا جلسہ ملتوی ہو گیا ہے دوستوں کی توجہ اور بھی کم ہو گئی۔ بلکہ بہت سی انجمنوں سے معمولی چندے بھیجنے میں بھی کمی واقع ہوئی ہے امسال کہ جو ضروریات سلسلہ زیادہ ہو گئی ہیں۔ اُن کی اطلاع بھی احباب کو ہو چکی ہے۔ مگر ابتک چندہ میں خاطر خواہ ترقی نہیں ہوتی ہے اب جلسہ کے لئے اس زمانہ گرانی میں ایک کثیر رقم کی ضرورت ہوگی اس لئے احباب کو ہر جگہ اس طرف خاص توجہ کرنی بڑی ضرورت ہے، ہر ضلع کے منتظم احباب چندہ کا انتظام فرمائیں شاہپور کے ضلع میں مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی دورہ فرمائیں گے۔ امید ہے کہ احباب اُن کے کام میں ہر طرح سہولت بہم پہنچائیں گے اور اسی طرح اور اضلاع میں بھی کوشش کی جائیگی۔ والسلام

نیازمند عبدالمغنی۔ ناظر بیت المال و محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

"الفضل" کی اعانت کا سوال

اگرچہ اس بات کی بہت عرصہ سے ضرورت محسوس ہو رہی تھی - اور میں مختصر طور پر احباب کی توجہ بھی منعطف کراتا رہا ہوں۔ مگر اب وقت آ گیا ہے۔ کہ خریداران الفضل اس بارے میں کوئی عملی کارروائی کریں۔

یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے۔ کہ گذشتہ چار سال سے کاغذ اور سامان طباعت کی گرانی روز افزوں ہے یہاں تک کہ سیاہی کی جو پڑیا ۱-۴ر کو ملتی تھی اب دو روپیہ بارہ آنہ کو ملتی ہے۔ اور کاغذ جو عہ رم بھی لینے کو جی نہیں چاہتا تھا اب چھ روپیہ رم خریدنا پڑتا ہے۔ اس گرانی کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ جو کچھ الفضل نے پس انداز کیا تھا۔ اور وہ معقول رقم کئی سو کی جو مالکان الفضل نے الفضل فنڈ میں جمع کرائی تھی۔ وہ سب خرچ ہو گئی۔ اس پر مزید یہ کہ اب نئے انتظامات کے ماتحت ملازمین کے حقوق پر بھی نظر ثانی ہوئی۔ جس سے اخراجات بڑھ گئے۔ مگر آمد کا وہی حال ہے۔ نہ تو خریدار بڑھے۔ بلکہ ہر مہینے وی پی کرنے پر بیس تیس کم ہی ہو جاتے ہیں۔ اور نہ ہی احباب نے میری معروضات کی طرف

توجہ کی۔

اب فنڈ کا یہ حال ہے۔ کہ وہ اخراجات روزانہ کی مساعدت نہیں کر سکتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس کمی کو کسی طرح پورا کیا جائے۔ سو اس کے لئے دو تجویزیں ہیں۔ جو آپ صاحبان کی فوری توجہ چاہتی ہیں۔

ایک تو آپ خریدار بڑھانے کی طرف توجہ کریں کیونکہ اگر اخبار کی اشاعت پانسو ہو تو بھی عملہ الفضل کا یہی خرچ ہے (صرف چھپوائی و کاغذ و ٹکٹ کا خرچ بڑھیگا۔) اور اگر پانچ ہزار ہو تو بھی قریباً یہی خرچ رہیگا۔ پس جس قدر بھی خریدار بڑھیں گے۔ وہ فنڈ میں تقویت کا موجب ہونگے۔ انشاء اللہ ایسے معاونین کے نام آئندہ اخبار میں شکریہ کے ساتھ درج ہوتے رہیں گے۔ جو خریدار بڑھانے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں گے۔

دوم بجائے اس کے کہ الفضل کا چندہ بجائے چھ روپے کے سات روپے مستقل طور پر کر دیا جائے۔ یہی مناسب سمجھا گیا ہے۔ کہ صرف اس سال کے لئے ایک ایک روپیہ تمام خریداران الفضل سے وصول کیا جائے۔ یہ روپیہ اعانت کہ فنڈ کی سمجھا جائیگا۔ ناظرین اس کے وی پی لینے کے لئے تیار رہیں۔ جو بلا تفریق تمام خریداروں کے نام بھیجے جائیں گے۔

ہم بمجبوری تمام ایسا کر رہے ہیں۔ ورنہ جس طرح بھی بن پڑتا یہ سال گذار لیتے۔ میں امید کرتا ہوں کہ محبان الفضل یہ وی پی واپس کر کے بجائے اعانت کے مزید نقصان نہ فرمائیں گے بلکہ بذریعہ اخبار شکریہ ادا کرنے کا موقعہ دیں گے۔ یہ بات نوٹ کر لینی چاہئے۔ کہ اس روپیہ کو مستقل چندہ سالانہ سے تعلق نہیں ہوگا۔

غرض خریداران الفضل یہ بات نوٹ کر لیں کہ یکم مارچ کا الفضل سب کے نام ایک ایک روپیہ کا وی پی ہو جائیگا۔ اور یہ مستقل چندہ سالانہ کے علاوہ ہوگا

نیاز مند مینجر الفضل قادیان

ولایت میں تبلیغ اسلام

کامیاب لیکچر

ابتداء سے جنوری سے لیکچروں کا سلسلہ پھر شروع کر دیا گیا گذشتہ اتوار ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۱۹ء کو برادرم قاضی صاحب کا لیکچر مقام سلسلہ احمدیہ پر ہوا جس کا حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ لیکچر کے بعد سوالات کی اجازت دیگئی ایک شخص نے چند سوالات کئے ان کا اور بھی نیک اثر ہوا۔ اگلے اتوار کو انشاء اللہ تعلیم مسیح موعود پر لیکچر ہوگا۔ اس کے واسطے اطلاعی کارڈ لکھے جا رہے ہیں۔

کھانسی سے تکلیف

اگلا لیکچر بھی انشاء اللہ برادرم قاضی صاحب ہی دیں گے۔ کیونکہ عاجز کی طبیعت اچھی نہیں۔ قریب دو ماہ سے کھانسی چلی آتی ہے اور گذشتہ جمعہ و ہفتہ کو ہچکی سے بہت تکلیف رہی۔ متواتر تین رات اور تین دن ہچکی کے دورے تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد ہوتے رہے۔ جن سے بہت ضعف ہو گیا۔ اب بفضلہ تعالیٰ آرام ہے۔ مگر کھانسی سے تکلیف ہے۔ ڈاکٹر کی رائے ہے کہ یہ لنڈن کی رطوبت کمرے کے دھوئیں اور ہوا میں کثرت کہر کے سبب سے ہے۔ اس واسطے ارادہ ہے۔ کہ عاجز کچھ عرصہ کے واسطے بورن متھ چلا جائے۔ جہاں برادرم قاضی صاحب قریباً دو ہفتہ رہ کر آئے ہیں۔ اور وہاں رہنے سے ان کی صحت بفضلہ تعالیٰ بہت اچھی ہو گئی ہے۔

سفر افریقہ

سفر افریقہ غالباً آئندہ موسم سرما تک ملتوی رکھنا پڑے گا۔ کیونکہ پاسپورٹ کا حال نہیں ملا۔ اور اگر مثلاً آج (۲۷ جنوری) کو مل جائے۔ تو جہاز پر جگہ ملنے میں قریباً دو ماہ لگیں گے۔ کیونکہ قلت جہازوں اور کثرت مسافروں کے سبب دو دو ماہ پہلے سے جہازوں میں جگہیں روکی جا رہی ہیں۔ اور اس عرصہ میں سرما گذر جائے گا۔ اور گرما وہاں بہت سخت ہے۔ لہٰذا بظاہر سردست افریقہ جانے کی امید نہیں نظر آتی۔ آگے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا وہی ہو رہیگا۔

لنڈن میں مکانات

بعد صلح نئے انتظامات میں مکانات کی صفائی فراخی اور خوشنمائی کا بھی خاص خیال ہو رہا ہے اس کمیٹی نے جو اس کے متعلق غور کر رہی ہے۔ اپنی رپورٹ میں یہ دکھایا ہے کہ ساڑھے سات لاکھ ایسے مکان ہیں۔ جن میں ایک کمرہ میں دو آدمی مل کر رہتے ہیں۔ اور نو ہزار ایسے مکان ہیں۔ جن میں ایک کمرے میں چھ آدمی رہتے ہیں۔ اور بیالیس ایسے کمرے ہیں جن میں ہر کمرے میں نو آدمی رہتے ہیں۔ اور بارہ ایسے ہیں جن میں ہر کمرہ میں گیارہ سے زائد آدمی رہتے ہیں۔

عموماً یہاں کا دستور ہے کہ ہر شخص کا سونے کا کمرہ بالکل الگ ہو۔ اور بیٹھنے کا ایک کمرہ الگ ہو۔ جو مکان ہم نے خریدا ہے۔ اس میں فرش زمین پر دو کمرے ہیں۔ ایک میں دفتر ہے اور ایک میں کھانا کھاتے ہیں۔ پہلی چھت پر تین کمرے ہیں۔ دو چھوٹے ایک غسلخانہ اور ایک میرا سونے کا کمرہ اور ایک بڑا کمرہ ہے۔ جو مسجد احمدیہ ہے اور اسی میں لیکچر ہوتے ہیں۔ دوسری چھت پر دو کمرے ہیں۔ ایک میں برادرم قاضی صاحب سوتے ہیں۔ دوسرا دفتر کے واسطے یا مہمان کے واسطے کام آتا ہے۔ ان کے علاوہ چار کمرے تہ خانہ میں ہیں۔ ایک باورچی خانہ ایک کھانا پکانے والی میم صاحبہ کا کمرہ۔ ایک متفرق اسباب رکھنے کے واسطے ایک کوئلہ رکھنے کی جگہ۔ آج کل دفتر اور باورچی خانہ میں ہر وقت آگ جلتی ہے۔ رات کو سونے کے کمروں میں اور لیکچر کے دن لیکچر ہال میں۔ گلی کا دروازہ ہر وقت بند رہتا ہے۔ ہندوستان کی طرح نہیں۔ کہ جس کا جی چاہے اندر چلا آئے۔

جو باہر سے آئے دروازہ پر دستک دے خادم جاکر دروازہ کھولے - آنے والے صاحب سے نام پوچھ کر ہم کو دفتر میں اطلاع دے - پھر ہماری اجازت سے وہ صاحب اندر آ دیں اور آتے ہوئے دروازہ بند کر آ دیں - ہر دروازے میں ایسی چٹخنی لگی ہے - کہ اندر سے کھل جلئے - باہر سے بغیر چابی کے نہ کھلے - مکان کے اندر جتنے آدمی رہتے ہیں ہر ایک کی جیب میں بیرونی دروازے کی ایک چابی رہتی ہے -

ہر دروازے میں اتنا سوراخ رہتا ہے - کہ اس کے اندر سے چٹھی پھینکی جاسکے - ڈاک والا خط ڈال کر دو دفعہ کنڈا کھٹکھٹا کر چلا جاتا ہے

ڈاک ہندوستان

اس دفعہ ٹھیک چار ہفتے کے بعد ڈاک ہندوستان ۶- جنوری ۱۹۱۹ء کو ملی - خطوط بند یکم نومبر سے لے کر ۴- دسمبر تک کے کھلے ہوئے ہیں - جن سے معلوم ہوتا ہے کہ دو ڈاکیں اکٹھی آئیں - اس ڈاک میں سید حامد شاہ صاحب مرحوم مغفور کی وفات کی خبر پڑھ کر بہت ہی صدمہ ہوا مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے خادم اور بہت ہی مخلص اور نیک نفس انسان تھے - اللھم اغفرلہ وارحمہ

برہمن بڑیہ کا جلسہ مولوی غلام رسول صاحب اور مولوی محمد ابراہیم صاحب اور حکیم خلیل احمد صاحب کی تبلیغی کوششیں امید افزا ہیں - دعا کرتا ہوں - اللہ تعالیٰ ان کی مساعی میں برکت دے اور بار آور کرے - برادرم مرزا حسام الدین احمد صاحب کی علالت کی خبر سے افسوس ہوا دعا کی ہے - شافی مطلق شفا دے - اور صحت و عافیت کے ساتھ رکھے -

ڈاکٹر کا مشورہ

عاجز کو جو کھانسی کی تکلیف ہے اس کے متعلق آج ۸- جنوری کو ایک لائق ڈاکٹر کا مشورہ کیا گیا - اس نے سب سے اول تو یہ بات کہی - کہ فوراً لنڈن چھوڑ کر بورن متھ یا برائٹن چلے جاؤ - اور کچھ دوائی بھی تجویز کی - برادرم قاضی صاحب پہلے ہی سے فرما رہے تھے - کہ بورن متھ جاؤ - لہٰذا ارادہ ہے کہ انشاء اللہ آئندہ پیر ۱۳- جنوری کو وہاں جاؤنگا اور غالباً سردیاں وہاں ہی گذریں گی - احباب کرام دعا سے امداد فرما دیں -

مسیح کا قول

آئے دن کچھ پرانی انجیلیں نکلتی رہتی ہیں گرجائے سینٹ پال کے ڈین صاحب نے اپنی سرمن میں فرمایا کہ جس پر یسوع مسیح کے اقوال لکھے ہیں - ان میں ایک قول یہ ہے "میں دنیا میں جسم میں کھڑا ہوا انھوں نے مجھے دیکھا - پر میں نے سب انسانوں کو سیراب پایا - کوئی ان میں پیاسا نہ تھا"

رات بھر ناچ

بشپ صاحب ولزڈن شاکی ہیں کہ لنڈن میں جو ایسے کلب تھے جہاں رات بھر ناچ رہا کرتا تھا - وہ ایام جنگ میں بند ہو گئے تھے - مگر اب پھر ان میں سے بعض جاری ہو گئے ہیں - اور ان سے بہت بد اخلاقی پھیلنے کا خوف ہے -

اسلامی اصول کی پیروی

وسط لنڈن کے ایک بڑے ہال میں جس کا نام سنٹرل ہال ہے زیر صدارت لارڈ پارمور ایک شاندار جلسہ لیگ آف نیشن پر یکم جنوری کو ہوا - جس میں کثیر التعداد لوگ شامل ہوئے -

تقریر کرنے والوں کے درمیان ایک صاحب لارڈ بشپ آکسفورڈ بھی تھے جنہوں نے عقلی دلائل سے بغیر حوالہ کسی انجیلی فقرہ کے یہ ثابت کیا اور بہت زور دیا - کہ جرمن کا مقابلہ کرنا - اور جنگ کرنا اور ہمہ تن اس جنگ میں مصروف ہو جانا ہم لوگوں کے واسطے نہایت ہی لازمی ضروری اور لابدی تھا - خاتمہ تقریر پر میں نے کھڑے ہو کر آواز بلند کہا

"میں بشپ صاحب کو مبارکباد کہتا ہوں کہ انھوں نے عیسائی اصول کی بجائے زیادہ تر اسلامی اصول پر تقریر کی"

اسپر بڑے چیرز ہوئے - لارڈ پارمور نے ہنس کر بشپ صاحب کی طرف دیکھا بشپ صاحب چپ رہ گئے خاتمہ جلسہ پر کئی صاحب مجھے ملے اور کہا کہ تمہارے ایک ہی فقرے نے بشپ صاحب پر خوفناک حملہ کیا ہے -

محمد صادق عفا اللہ عنہ

لنڈن ۸- جنوری ۱۹۱۹ء

جرمنوں کی ظالمانہ حرکت

اس جنگ کے دوران میں جرمنوں نے جس قدر خلاف انسانیت حرکتیں کی ہیں - وہ اخبار دیکھنے والے حضرات سے پوشیدہ نہیں - لیکن ان تمام باتوں کو عیاں کر کے جرمنوں نے ایک اور حرکت بھی اپنے بنی نوع کو دکھ پہنچانے کے لئے کی جسکی تفصیل حق ۱۵- فروری سے ذیل میں نقل کیجاتی ہے - کہ

"۱۹۱۸ء کے موسم بہار میں جب جرمنوں نے اپنی پسپائی کے وقت سینٹ کوئنٹن کے علاقہ چھوڑنے سے پہلے تمام عورتوں مردوں اور بچوں کے زبردستی ٹیکہ لگا دیا - بعد ازاں معلوم ہوا کہ یہ ٹیکہ حفظان صحت کے لئے نہیں تھا بلکہ اس کے ذریعہ جرمنوں نے دیدہ و دانستہ تپدق کے مہلک جراثیم لوگوں کے جسموں میں داخل کئے تھے - اب امریکن ہسپتال کے ڈاکٹر تھیوڈور نے بیان کیا ہے - کہ بہت سے برطانوی قیدیوں کے بھی زبردستی ٹیکہ لگایا گیا تھا - جس سے یہ بدنصیب شخص تپدق کا شکار ہو رہے ہیں - برطانیہ کا صیغہ جنگ اس معاملہ کی تحقیقات کر رہا ہے مجرموں کو کافی سزائیں دی جائینگی"

غیر ممالک کی برقی خبریں

کانفرنس صلح کی کارروائی۔ لندن ۱۴ فروری پیرس کی ایک کیبل سے ظاہر ہے۔ کہ کانفرنس صلح میں جاپان کے نمائندگان نے اس کا اعلان کیا۔ کہ چین و جاپان کے خفیہ معاہدے اب نہیں قائم ہیں لیکن جاپان نے اب چین سے اس کی خواہش کی ہے کہ چین ان چند معاہدات کا جو باہمی طور پر طے ہوگئے ہیں، اعلان کر دے۔ مزید براں ایک یہ جو رپورٹ شائع ہوئی تھی۔ کہ جاپان نے چین کو دھمکایا ہے اس خبر کی کوئی اصلیت نہیں ہے اور یہ کہ پیکنگ گورنمنٹ پر جاپانی وزارت یا جاپانی فوج کی طرف سے کوئی زور نہیں ڈالا گیا ہے۔

ایک پوری کانفرنس صلح نے لیگ اقوام کے متعلق مباحثہ کرنے کی غرض سے آج نشست کی

جدید جرمنی وزارت کی ترتیب۔ لندن ۱۴ فروری۔ دیمیر میں بذریعہ تار کے یہ اطلاع دیر سے موصول ہوئی ہے۔ کہ نئی جرمن وزارت مرتب ہوگئی ہے اس میں شڈمین وزیراعظم۔ شفر نائب وزیراعظم۔ وزیر مال کاؤنٹ براکڈ ارف۔ ڈیبرگ وزیر امور خارجہ نوسکی وزیر جنگ۔ بل وزیر نوآبادیات ہونر برجر ڈیوڈ بلا کسی محکمہ کی سپردگی کے نشانات امتیازی کے وزیر مقرر کئے گئے ہیں۔ ڈاکٹر ڈیوڈ نے نیشنل اسمبلی کی صدارت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔

جرمنی کا مارشل فوش کو جواب۔ لندن ۱۴ فروری۔ ایمسٹرڈم میں جو تار برلن سے موصول ہوا ہے۔ وہ مظہر ہے کہ جرمن گورنمنٹ نے پولینڈ کمیشن بھیجنے کے متعلق مارشل فوش کو جواب دیتے ہوئے۔ اس کا مطالبہ کیا ہے۔ کہ مشرقی پروشیا پولینڈ والوں سے خالی کر دیا جائے۔ اور مشرقی پروشیا کے متعلق جنیوا کے عمال کی ہدایتوں پر عمل کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ پولس نے دیچولا پر ایک بیڑہ جہازات قائم کیا ہے۔ اور اس کو پولس کی بحری فوج کا مرکز بنایا ہے۔

جرمنی کے مقاصد۔ لندن ۱۴ فروری ویمیر میں بذریعہ تار کے یہ اطلاع دیر سے موصول ہوئی ہے۔ کہ نیشنل اسمبلی میں گورنمنٹ کی پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے وزیراعظم شڈمین نے کہا کہ جو کام ہمارے پیش نظر ہے۔ وہ حسب ذیل عبارت میں مختصراً بیان کیا جا سکتا ہے۔ اول ایک زبردست مرکزی طاقت کے ماتحت ریاستوں میں اتحاد قائم رکھا جائے۔ دوسرے جلد از جلد صلح کا تصفیہ کیا جائے۔ تیسرے پریسیڈنٹ ولسن کے پروگرام پر عملدرآمد کیا جائے۔ چوتھے ہر ایسی صلح جس میں کسی قوم پر جور و جبر کے ہونے کا احتمال ہو وہ نامنظور کر دیجائے۔ پانچویں جرمنی کی نوآبادیات واپس کی جائیں۔ چھٹے لیگ اقوام میں جرمنی کو بھی مساوی حقوق دئے جائیں ساتویں عام طور پر کل ممالک اپنی فوج میں تخفیف کریں۔ آٹھویں عام معاملات کے تصفیہ کے لئے مختلف عدالتیں قائم کی جائیں۔ اور نویں خفیہ سازشیں بالکل روک دی جائیں۔ شڈمین نے اس کا اعلان کیا کہ عارضی طور پر تجویز کی جو خوراک دیجاتی ہے وہ ملازمین کے نہ ملنے کی وجہ سے فی الحال قائم رکھی جائے۔ اور نیز مکانات کی درستی کا اسکیم مرتب کیا جائے۔ لڑائی سے جو فوائد لوگوں کو پہنچے ہیں وہ ضبط کرلئے جائیں۔ ایک معینہ رقم سے آمدنی رکھنے والے لوگوں سے دوناٹیکس لیا جائے۔ اور خوش حال لوگوں پر ایک خاص ٹیکس لگایا جائے شڈمین نے عورتوں کے مساوی حقوق ملنے پر اظہار مسرت کیا۔ اور اس کو جدید گورنمنٹ کی بہت بڑی کامیابی بتائی۔

ایک گرانبہا عطیہ۔ لندن ۱۴ فروری سر ارنیسٹ کیسل نے ۵ لاکھ اسٹرلنگ رو مردوں اور عورتوں کی تعلیم کی غرض سے دئے ہیں۔ انکا یہ بھی منشا ہے کہ اس قسم کی غیر ممالک کی زبانوں کی تعلیم دیجائے۔ اور لندن یونیورسٹی میں ایک فیکلٹی آف کیمرس قائم کیجائے ٹریسیٹیز میں مسٹر اسکوئتھ

ہندوستان کی خبریں

بمبئی میں ہیضہ جمعرات کو بمبئی میں ۴۰ آدمی ہیضہ سے فوت ہوئے۔ اس روز مجموعی تعداد اموات ۲۱۲ ہوگئی۔

ولائتی پوسٹیج اسٹامپ۔ جن ڈاکخانوں میں انگلستان کے ایک پینی کے ٹکٹ فروخت ہوتے ہیں۔ وہاں اب نصف پینی اور ڈیڑھ پنس کے ٹکٹ بھی فروخت ہوا کریں گے۔ جو آدھ آنہ اور ڈیڑھ آنہ کو ملیں گے۔ یہ ٹکٹ ولایت کو جواب خط کے لئے بھیجے جا سکتے ہیں

نیپال میں انفلوئنزا۔ گورنمنٹ صوبجات متحدہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ نیپال میں انفلوئنزا کی بیماری ہے۔ اس لئے وہاں جاتریوں کو جانے کی اجازت نہیں ہے

سن کے کارخانوں کا منافع اوائل ششماہی ۱۹۱۹ء میں سنی کے ۲۶ کارخانوں کو سات کروڑ ۱۸ لاکھ منافع ہوا ہے۔ حالانکہ ششماہی قبل از جنگ میں ان کے منافع کی مجموعی مقدار صرف ۴۸ ۵ لاکھ تھی جو حال کے منافع کا صرف ۷ فیصدی حصہ ہے۔

صوبجات متحدہ میں ضبطی تازہ پرچہ **تقریر ڈاکٹر انصاری**۔ گورنمنٹ گزٹ صوبجات متحدہ میں ایک اعلان بدیں مطلب درج کیا گیا ہے کہ ڈاکٹر انصاری کی تقریر گذشتہ اجلاس آل انڈیا مسلم لیگ کو صوبہ ہذا میں بھی ممنوع الاشاعت و ضبط شدہ قرار دیا گیا ہے۔

لاٹ پادری کی فیاضیاں۔ ڈاکٹر لیفرائے متوفی سابق میٹروپالیٹن ہند بشپ کلکتہ نے ۶۲۲۱ پونڈ کا نقد و جنس چھوڑا۔ اور سارا مال چند مسیحی انسٹی ٹیوشنوں کو وصیت کر دیا۔

دربار صاحب امرتسر جو سکھ قوم کا اعلیٰ ترین مقدس مقام ہے ابھی تک گورنمنٹ کے زیر انتظام اور نگرانی ہے۔ مگر اب سکھوں نے اس کی کوشش شروع کی ہے کہ یہ مندر کلیۃً سکھوں کے زیر انتظام دیدیا جائے۔

لارڈ ہالڈین۔ مسٹر بالفور اور مسٹر فشر وزیر تعلیمات مقرر کئے گئے ہیں۔

اشتہارات

پانچ چیزیں

اخبار فاروق

جو بعہد خلافت ثانیہ سب سے پہلا اخبار سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تائید اور مخالفین سلسلہ عالیہ کی تردید میں ہفتہ وار ہر جمعرات کو دارالامان سے زیر ایڈیٹری خاکسار قاسم علی اندرونی و بیرونی مخالفوں کے جواب میں شائع ہوتا ہے۔ جسمیں سلسلہ کی خبریں بھی ہوتی ہیں چندہ سالانہ صرف چار روپے معہ محصولڈاک ہے۔ جو کم استطاعت احباب سے چار دفعہ ایک ایک روپیہ کر کے پیشگی باقساط وصول کیا جاتا ہے۔ احمدی برادران کو اس کی توسیع اشاعت میں ہمت کرنی چاہیئے۔ ہندوستان سے باہر رہنے والوں سے چھ روپیہ سالانہ چندہ لیا جائیگا۔

(۲) رسالہ احمدی

یہ وہ رسالہ ہے جس نے ثناء اللہ امرتسری جیسے دشمن سلسلہ کے دانت کھٹے کر دئے تھے۔ پہلے دہلی سے نکلتا رہا ہے اب سال رواں سے جبکہ پھر مخالفین اندرونی و بیرونی نے اپنے بیہودہ جوش دکھا کر بہت منہ زوریاں شروع کر دیں تو قادیان شریف سے خاکسار قاسم علی نے اسکو نکالا ہے خدا کے فضل سے پہلا نمبر جو جنوری و فروری ۱۹۱۹ء کا ہے شائع ہو گیا ہے۔ یہ بحساب ۳۲ صفحہ ماہوار کے نکلیگا۔ اگر کسی مضمون کے لئے یہ مناسب سمجھا گیا کہ ایک ہی رسالہ میں شائع ہو۔ تو وہ سارا مضمون ایک دفعہ ہی شائع کر دیا جائیگا۔ خواہ رسالہ ۳۲ صفحہ سے کتنا ہی بڑھ جائے غرضکہ جلد اول کے ۳۸۴ صفحہ ایک سال کے اندر اندر پورے کر دئیے جائینگے۔ سالانہ چندہ معہ محصولڈاک عام خریداروں سے صرف دو روپیہ ہے۔ جو دو دفعہ ایک ایک روپیہ کر کے باقساط ششماہی وار پیشگی لیا جائے گا۔ اور ذی مقدرت اصحاب جو عطا فرمائینگے۔ اس کا اجر خدا سے پائینگے۔ نمونہ کا پرچہ ۶ معہ محصولڈاک میں منگا کر ملاحظہ کر لیجئے۔

(۳) احمدیہ ڈائرکٹری

مدت سے قوم میں اس ضرورت کا احساس ہو رہا تھا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اصحاب کی اسم وار کوئی ایسی کتاب بن جائے جس سے ہر ایک دوست کا پتہ لگ سکے کہ کہاں کہاں احمدی ہیں۔ کیونکہ اکثر اوقات ایک بھائی کو جب ضرورت ہوتی ہے کہ فلاں شہر یا قصبہ یا گاؤں میں کسی احمدی کا پتہ لے تو وہ بڑی مشکل سے بھی پتہ نہ لگا سکتے تھے۔ جس سے ان کو اگر سفر میں کسی شہر وغیرہ جانا پڑتا ہے تو حیران رہکر تلاش کرتے پھرتے ہیں کہ اس شہر یا قصبہ میں کسی احمدی کا پتہ لگے تو ان سے ملیں۔ ایسا ہی تجارت پیشہ احباب کو تجارتی امور میں کسی شہر یا علاقہ کے کسی تاجر بھائی کا پتہ لگانا ہو تو نہیں لگ سکتا۔ ایسی ہی بہت سی ضرورتیں اس امر کی مقتضی ہیں کہ ایک **احمدیہ ڈائرکٹری** مرتب کی جائے جسمیں جہاں تک احمدی برادران کے اسماء گرامی معہ مفصل پتہ وغیرہ کے مل سکیں۔ درج کر دیئے جائیں۔ ایسی کتاب کی تیاری ایک محنت اور وقت چاہتی ہے۔ اور قوم کی امداد کے بغیر اس کی تکمیل مشکل ہے۔ مگر توکل بخدا خاکسار ایڈیٹر فاروق نے اس کتاب کا ارادہ کیا ہے۔ اور خدا کے فضل سے امید قوی ہے۔ کہ وہ میری نصرت کریگا۔ اور میں اسکو جہاں تک میری طاقت ہے۔ مکمل کر سکوں گا۔ اسلئے ہر ایک احمدی بزرگ سے خواہ وہ خواندہ ہے یا ناخواندہ۔ تاجر ہے یا ملازم۔ زمیندار ہے یا کاشتکار۔ میری گذارش ہے۔ کہ وہ اپنا نام ذیل کے نقشہ کے مطابق لکھ کر دفتر فاروق میں جلد سے جلد بھیجدیں۔ اور فیس بابت اندراج نام کم سے کم ۸ اور زیادہ جو اپنی حیثیت کے مطابق وہ خیال کریں۔ نقشہ مذکور کے ساتھ بھیجدیں تاکہ ان کا نام اس ڈائرکٹری میں درج کر دیا جائے۔ میرا ارادہ ہے کہ یہ ڈائرکٹری چند جلدوں میں شائع کروں۔ اور ہر ایک جلد کم از کم ایک ہزار نام کی ہو۔ اور جو دوست ۸ یا اس سے زائد فیس اندراج نام کی عطا کرینگے۔ ان کو یہ ایک ہزار نام والی پہلی جلد مفت دیجائیگی۔ اور ۸ سے کم دینے والوں کو بقیمت مل سکیگی۔ جہاں جہاں احمدیہ انجمنیں ہیں وہاں کے سکرٹری صاحبان خاص توجہ فرما کر نقشہ مطلوبہ کے مطابق اپنی اپنی جماعت کے نام درج کر کے معہ فیس اندراج نام جو حسب حیثیت مذکورہ بالا ہو گی۔ وصول کر کے یکمشت نقشہ مذکور کے ہمراہ دفتر فاروق میں ارسال کر دیں اور جہاں تک ہو سکے۔ احمدیوں کے نام جلد بھیجدیں۔ فیس اندراج نام ۸ تو بہت ہی کم ہے۔ جس سے کسی احمدی کو بھی اس وقت ایسی کتاب میں نام لکھانے سے دریغ نہ کرنا چاہیئے۔ پس جس احمدی کی نظر سے یہ تحریک گذرے وہ اپنا نام معہ فیس حسب حیثیت خود فوراً ارسال کریں۔ اور دیگر دوستوں میں اس تحریک کو پہونچا کر خود تحریک کریں کہ وہ بھی جلد نام معہ فیس بھیجدیں تاکہ پہلی جلد ایک ہزار نام کی جلسہ تک شائع ہو سکے۔

نقشہ مطلوبہ یہ ہے:-

نام - پورا پتہ معہ ضلع و ڈاکخانہ - کس ماہ یا سنہ میں بیعت کی بیعت کر کے مسیح موعود کو دیکھا یا نہیں - اب کیا کام کرتے ہیں خواندہ یا ناخواندہ - سلسلہ کے کس کس اخبار یا رسالہ کے خریدار ہیں

(۴) مجموعہ اشتہارات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک زندگی کا عظیم الشان کارنامہ وہ ہے جو حضور نے ابتدا زمانہ ماموریت سے لیکر آخر وقت وصال تک صداقت اسلام اور اپنی مسیحیت و مہدویت کے ثبوت میں مخالفین اسلام و غیر احمدی مسلمانوں کے نام وقتاً فوقتاً نہایت تحدی کے ساتھ اشتہار دیکر **تبلیغ رسالت** کا حق ادا کیا۔ مینے خدا کے فضل تمام ایسے اشتہارات کو جمع کر کے کتابی صورت میں محفوظ کرنے کا مصمم انتظام کر لیا ہے اسوقت تک دو جلدیں ۱۸۷۸ء سے لیکر دسمبر ۱۸۹۲ء تک کے اشتہارات کی شائع ہو گئی ہیں تیسری زیر طبع ہے۔ ہر دو جلد شائع شدہ کی قیمت ۲ معہ محصولڈاک ہے۔ مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات اور نایاب جواہرات کے شائق بہت جلد پہلی ہر دو جلد طلب کر لیں۔ کیونکہ پھر اس خزانہ کا ملنا محال ہو گا۔

(۵) مرقع ثنائی

یہ ایک لاجواب اور نایاب تحفہ ہے جسمیں مولوی ثناء اللہ امرتسری مشہور دشمن سلسلہ احمدیہ کا اصل فوٹو ایسا کھینچا گیا کہ جسکے بعد انشاء اللہ یہ دشمن کسی احمدی کے سامنے منہ نہ اٹھا سکیگا۔ اس مرقع کے ساتھ اس کا وہ پرچہ اہلحدیث مورخہ ۲۶ - اپریل ۱۹۰۷ء جسمیں اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "آخری فیصلہ" والے مضمون کو درج کر کے نیچے اپنا جواب کہ "مجھے یہ طریق فیصلہ منظور نہیں۔ سچا تو مرجایا کرتا ہے جھوٹے کو خدا مہلت اور لمبی عمر دیا کرتا ہے" وغیرہ وغیرہ لکھ کر شائع کیا تھا اور اس پرچہ کو کبھی ظاہر نہ کرتا تھا۔ آخر بڑی تلاش سے خاکسار نے اس کا وہ اصل پرچہ بہم پہنچایا ہے اس کی نقل مطابق اصل صفحہ بصفحہ حرف بحرف سطر بسطر کر کے شامل کر دیا ہے۔ جو انشاء اللہ آئندہ آنیوالی نسلوں کیلئے بھی وہ بہت کارآمد ہو گا۔ اس مرقع کی جسکے ساتھ اس کا اہلحدیث ۲۶ - اپریل ۱۹۰۷ء شامل ہو۔ احمدی قوم کو سخت ضرورت تھی جو خدا کے فضل سے پوری ہو گئی۔ اس لئے اس مرقع کی ایک...

اشد ضرورت ہے

(۱) احمدیہ پرائمری مدارس کے لیے نارمل پاس یا اردو مڈل پاس مدرسین کی ضرورت ہے۔ (۲) احمدیہ گرل سکول لائلپور کے لیے ایک معمر خواندہ مدرس کی ضرورت ہے۔ اگر استانی مل جائے تو اچھا ہے۔ (۳) دفتر کے لیے ایک ہوشیار انٹرنس تک تعلیم یافتہ کلرک کی ضرورت ہے (۴) مدارس احمدیہ کے معائنہ کے لیے ایک انسپکٹر کی ضرورت ہے جو جے۔ اے وی ہو۔ یا ایس وی ہو۔ انٹرنس پاس تجربہ کار ہو۔ مستاد ہو تنخواہ کے علاوہ سفر خرچ روزانہ الاونس بھی دیا جائیگا۔ درخواستیں ۱۰ مارچ تک دفتر ناظر تعلیم و تربیت قادیان آنی چاہئیں۔

مجرب دوائیں طلب فرمائیں

(۱) شربت فولادی بوتل کلاں ۳ ؎ طاقت اور خون صالح پیدا کرتا ہے۔ قوت ہاضمہ کو قوی کرتا ہے

(۲) شربت دافع قبض فی بوتل کلاں ۳ ؎ دافع قبض ہے۔ معمولی اجابت روزانہ ہوتی ہے۔ اور کسی قسم کا ضعف نہیں ہوتا۔ پرہیز کچھ نہیں۔

(۳) چٹنی فی سیر ایک روپیہ خوش ذائقہ ہاضم اشتہا آور گرمی کو دور کرتی ہے

(۴) گولیاں بخار فیدرجن ۴ ؎ یہ گولیاں ہر قسم کے بخار کو نافع اور مصفی خون۔ قبض نہیں ہونے دیتیں۔

(۵) گولیاں دافع قبض ۴ ؎ ہر قسم کے قبض کو نفع کرتی ہیں۔ جس صاحب کو جس قسم کی دوا کی ضرورت ہو گی (ر) کے طلب کرنے پر روانہ کی جاسکتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے حکیم نور احمد صاحب سکنہ اکولہ برار کے تیار کردہ شربت فولاد اور چٹنی کا استعمال فرمایا۔ اور ہر دو ادویات کو مفید پایا۔ حضرت سفارش فرماتے ہیں۔ کہ حکیم صاحب کی ادویات ضرورتمند دوست استعمال فرماویں۔ علاوہ مذکورہ بالا ادویہ کے حکیم صاحب اور دوائیں بھی تیار کرتے ہیں۔ جن کی تفصیل حکیم صاحب موصوف سے مفصلہ ذیل پتہ پر معلوم ہو سکتی ہے۔

حکیم نور احمد صاحب احمدی اینڈ کو اکولہ۔ برار

حب اکسیر جنین

یہ گولیاں مولنا نور الدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب المجرب ہیں۔ جو گھر اسقاط حمل یعنی اٹھرا کی بیماری کی وجہ سے ویران تھے جن کی اولاد پیدا ہوتے ہی داغ مفارقت دیکر دل کو پاش پاش کر دیتی تھی یا قبل از وقت حمل ضائع ہو جایا کرتے تھے۔ یا جن کے بچے پیدا ہونے کے بعد کچھ دن زندہ رہکر فوت ہو جایا کرتے تھے اور والدین کے کلیجے صدمہ سہتے سہتے ناامید و مایوس ہو چکے تھے اب وہ سب گھر ان گولیوں کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ بھرے ہوئے ہیں قیمت فی تولہ ۱۲ ؎

نظام جان عبدالرحمن کاغانی قادیان ضلع گورداسپور

"آئی او یو کے زمانے لد گئے"

اب فوز نانہ لٹریچر کے لیے اس کی ضرورت ہے کہ سادہ اور سلیس زبان ہو اور مفید و نتیجہ خیز بیان۔ قصوں میں اول تو واقعات ہوں نہیں تو کم از کم ممکن الوقوع حالات ہی سہی پھر زیادہ تر مضامین ضروریات وقت کے مناسب حال ہونے چاہئیں ہم نے جو سلسلہ عورتوں اور لڑکیوں کے واسطے شروع کیا ہے اس میں بفضل خدا انہی باتوں کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ یہ رسالہ منگا کر ملاحظہ کیجیے۔

پنجاب کی سوغات ایک مرحومہ کی داستان درد ۲ ؎

صفیہ کا خطبہ الوکھی مشتانی کا زوردار لیکچر ۲ ؎

الوکھی مشتانی سعیدہ صفیہ کی قابل داد تبلیغی خدمات ۴ ؎

صبر کا اجر تعلیم زبان دانی اور دلچسپ کہانی اصلاح معاشرت اور زنانہ تبلیغ کا خاصا جامع اور عالم نمونہ ہے ۸ ؎

سلسلہ احمدیہ کی جملہ کتب موجود ہیں خالی کا سوکی بھی ہیں فہرست ۔ ر کا ٹکٹ آنے پر مفت

احمد حسین فرید آبادی تاجر کتب قادیان

ضرورت ہے

ایسے احمدی احباب کی۔ جو چاقو قینچی انگریزی طرز کے استرے بہت عمدہ بنا سکتے ہوں۔ اگر اس کے متعلق ڈھلائی کا کام مثلاً چھینی وغیرہ جانتے ہوں تو بہت بہتر ہے۔ جو صاحب اس کام کے کرنے والے ہوں اس پتہ پر فوراً خط و کتابت کریں۔ کہ وہ کن شرائط پر آسکتے ہیں۔

پتہ ایم فیض احمد اینڈ سنز کشمیر سٹیٹ۔ ورک جموں

آنکھیں بڑی نعمت ہیں

ان کی قدر کرو اگر ان کے متعلق کوئی شکایت ہے تو اس کے علاج میں کوئی سستی نہ کرو۔ خاکسار کو امراض چشم کے معالجہ کا بفضل خدا اچھا تجربہ ہے۔ مرض کی تشخیص کے لیے پہلے معائنہ کرنا ضروری ہے۔ اس کے بعد مناسب دوا دیجاتی ہے۔ اور آنکھیں بنائی بھی جاتی ہیں مثلاً ناخونہ موتیا بند۔ پڑوال پھولا جالا۔ ککرے۔ ضعف بصارت۔ خارش چشم وغیرہ امراض میں سے تشخیص شدہ شکایات کے لیے خاکسار کی مفصلہ ذیل ادویہ بفضل خدا نہایت مفید و موثر ہیں۔ جو بذریعہ وی پی بھیجی جاتی ہیں۔ دیگر امور ضروری بذریعہ خط و کتابت طے فرمائیں۔ ککروں کا سرمہ فی تولہ ۸ ؎ گولی دافع ضعف بصر فی تولہ عہ خارش چشم کا انجن فی تولہ ۸ ؎ سرمہ زنگاری۔ از مولوی نور الدین صاحب طبیب شاہی فی تولہ عہ

سرمہ مرواریدی فی تولہ عہ

ملنے کا پتہ

حکیم محمد اسمٰعیل (گرڈ ڈریوائکل) **قادیان ضلع گورداسپور**

نرخنامہ اشتہارات

مدت	ہم صفحہ اجرت روپیہ	نصف صفحہ اجرت	کالم کی اجرت	نصف کالم اجرت	چوتھائی کالم اجرت	آٹھواں حصہ کالم اجرت
ایکسال ۵۰ بار	۲۰۰	۱۰۲	۷۰	۴۰	۲۶	۲۲
۶ ماہ ۲۶ بار	۱۰۵	۵۴	۳۸	۲۲	۱۴	۱۲
۳ ماہ ۱۳ بار	۵۵	۳۰	۲۰	۱۲	۸	۷
ایکماہ ۴ بار	۲۲	۱۲	۸	۵	۴	۳
دو بار	۱۲	۷	۵	۳	۲½	۲
ایکبار	۷	۴	۳	۲	۱½	۱

ضمیمہ جو دو صفحہ پر ہو اس کی اجرت بالمقطع پانچ روپے اور اس سے آگے فی صفحہ ہر سینکڑہ فی سطر ۲ ؎ اجرت ایکبار کے لیے۔

الفضل ایک ایسی جماعت کا آرگن ہے۔ جو خدا کے فضل سے تعلیم یافتہ ہے اور جس میں ہر طبقے کے آدمی پائے

... قادیان میں چھپ کر مالکان کیلئے شائع ہوا